محققِ مسائلِ جدیدہ
مفتی محمد نظام الدین صاحب رضوی

شائع کردہ
مکتبہ طیبہ
۱۲۶؍ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی

مبارک (۵) راتیں

مع طریقۂ فاتحہ وایصال ثواب

تالیف

محمد نظام الدین رضوی

استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

ناشر

سنی دعوت اسلامی

مکتبہ طیبہ ۱۲۶، کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۔ ۳

نام	:	مبارک راتیں
مصنف	:	محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی
طباعت بار پنجم	:	۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء
صفحات	:	۶۴
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار (۱۰۰۰)
قیمت	:	
ناشر	:	سنی دعوت اسلامی، ممبئی
باہتمام	:	مکتبہ طیبہ ۱۲۶، کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۔۳

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ برہانِ ملت، اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا)

۳۔ نیو سلور بک ایجنسی 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی ۔۳۔

۴۔ اقراء بکڈپو، محمد علی روڈ۔ ممبئی ۔۳،

۵۔ ناز بک ڈپو، بھنڈی بازار، ممبئی ۔۳

۲۔ مکتبہ اہل سنت و جماعت، عقب مسجد چوک، حیدرآباد

مضامین کی ایک جھلک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ فَضَّلَ السَّاعَاتِ بَعۡضَہَا عَلٰی بَعۡضٍ مِّنۡہَا مَاخَصَّہٗ بِمَزِیۡدِ الۡاَلۡطَافِ وَرَفَعَ بَعۡضَہَا دَرَجٰتٍ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی صَاحِبِ الشَّفَاعَۃِ وَالۡمِعۡرَاجِ وَالۡقَدۡرِ وَالۡبَرَاءَۃِ وَعَلٰی اٰلِہِ الۡبَرَرَۃِ وَصَحۡبِہٖ نُجُوۡمِ الۡہِدَایَۃِ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوقات میں سے بعض چیزوں کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ یعنی ان کے اندر ایسی خصوصیات یا ایسی خوبیاں پیدا فرمائی ہیں جن سے ان چیزوں کی فضیلت و برتری دوسرے پر عیاں اور ظاہر ہوتی ہے۔ فضائے بسیط میں تیرنے والے [illegible] ضرور اپنی تابناکی سے ضیا باری کرتے ہیں لیکن آفتاب و ماہتاب کے جلو[illegible]ں کا کیا کہنا۔ یہ ایک محسوس مثال ہے جس سے ہر عامی و ناخواندہ آفتاب کے کمال و برتری کا قائل ہوتا ہے مگر بعض ایسی محسوس اشیاء ہیں جن کی برتری کا ہم کو احساس نہیں ہوتا۔ ہر روز سورج طلوع ہوتا ہے پھر ڈوب جاتا ہے اور ہم نہیں سمجھ پاتے کہ کون سا دن ایسا ہے جس میں برتری و کمال پایا جاتا ہے کیونکہ وہی روشنی و تابانی آج بھی ہے جو کل تھی لیکن اہل بصیرت اس بات کو سمجھتے ہیں کہ بعض ایام اللہ ایسے ہیں کہ جن کی برکتوں اور بے شمار خوبیوں کا احساس صرف خاصانِ خدا کو حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض راتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی ظاہری تاریکیوں اور ظلمتوں کے پسِ پردہ انوار و تجلیات کی بارشیں ہوتی ہیں ،

جن میں بندوں کو نوازا جاتا ہے اور رحمتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں انھیں میں سے چند خاص خاص باعظمت راتیں یہ ہیں۔

(۱) شبِ معراج (۲) شبِ برارت (۳) شبِ قدر

(۴) شبِ عید (۵) شبِ بقرعید

شبِ معراج

یہ رجب کی ستائیسویں رات ہے اس رات میں سیدالانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدائے پاک کا وہ قرب خاص حاصل ہوا جو کسی نبی، رسول اور فرشتۂ مقرب کو بھی حاصل نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی بارگاہِ خاص میں بڑے ہی اعزاز کے ساتھ بلایا، ہم کلامی کا شرف بخشا، اپنے دیدار سے نوازا، اور آپ کی اُمت کے لئے نماز جیسی پاکیزہ و بزرگ عبادت کا تحفہ عطا کیا۔ قرآن حکیم میں واقعۂ معراج کی منظر کشی یوں کی گئی ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط
(پ بنی اسرائیل ۱۷ - آیۃ ۱)

پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، جس کے گرداگرد ہم نے (دینی و دنیوی) برکت دے رکھی ہے کہ اسے ہم (ملکوتِ سماوات وارض کی) اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۙ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ○ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ○ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ

(س النجم ٥٣ - آیۃ ٨ - ١٣)

پھر وہ جلوۂ حق (اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے قریب ہوا، پھر خوب اتر آیا (یعنی اور زیادہ قریب ہو گیا) تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ، بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ اب (اللہ تعالیٰ نے) اپنے بندے کو بلا واسطہ وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی۔ دل نے نہ جھٹلایا جو (آنکھ نے) دیکھا تو (اے مشرکو!) کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو؟ (اور واقعاتِ معراج کا انکار کرتے ہو) اور انھوں نے تو وہ جلوۂ حق دو بار دیکھا۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ○ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ○

(س النجم ٥٣ - آیۃ ١٧، ١٨)

(خدائے پاک کی دید سے اس کے حبیب کی) آنکھ نہ کسی طرف پھری، نہ حد سے بڑھی۔ بیشک آپ نے اپنے رب (کے عجائبِ ملک و ملکوت) کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شبِ معراج کے خصائص نعم کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان فرمایا۔

فَاَوْحٰى (اللّٰهُ) اِلَيَّ مَا اَوْحٰى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلَاةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ۔

(رواہ مسلم ص ١٩ج ١)

اللہ تعالیٰ نے (بلا واسطہ) مجھے وحی فرمائی جو کچھ بھی وحی فرمائی اور مجھ پر ایک دن رات میں پچاس وقت کی نمازیں فرض کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گزارش پر آپ نے بارگاہ الٰہی میں نو مرتبہ نمازوں میں کمی کی درخواست کی اور ہر دفعہ پانچ وقت کی نماز کم ہوتی رہی یہاں تک کہ پانچ وقت کی باقی رہ گئی۔

قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلٰوةً۔

(رواہ مسلم) (۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب (بار بار درخواست کئے گئے) یہ دن رات میں پانچ نمازیں ہیں لیکن ہر نماز پر دس وقت کی نماز کا ثواب ملے گا، تو یہ پانچ وقت کی نمازیں ثواب میں پچاس وقت کی نمازوں کے برابر ہیں۔

مومنوں کی معراج

خدائے پاک نے شب معراج میں خاص طور پر ہمیں نمازوں کا تحفہ عطا فرما کر یہ اشارہ فرمایا ہے کہ دیدارِ الٰہی و قربِ خداوندی تو رسول کی معراج ہے اور نمازوں کے ذریعہ اس پاک مولیٰ سے راز و نیاز مومنوں کی معراج ہے اسی لئے نماز کی ادائیگی میں خشوع و خضوع کا یہ حکم دیا گیا۔

أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ۔

(رواہ مسلم) (۲)

تم اللہ کی عبادت یوں کرو کہ جیسے اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر تیرا یہ حال نہ ہو کہ جیسے اسے دیکھ رہے ہو تو (کم از کم) اس خشوع کے ساتھ عبادت کرو کہ وہ معبود برحق یقیناً تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

---

(۱) مسلم شریف ص ۹۱ ج ۱، کتاب الایمان باب الإسراء
(۲) مشکوٰۃ شریف ص ۱۱ بحوالہ مسلم شریف۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ فِيْهِ ۔	بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے تو سجدہ میں زیادہ سے زیادہ دعا کرو ۔
(رواہ مسلم)	(مشکوٰۃ شریف ص۸۵ بحوالہ مسلم شریف)

یہاں سے معلوم ہوا کہ شبِ معراج حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بھی معراج کی رات ہے ، اور آپ کی امت کے لئے بھی معراج کی رات ہے ۔

مجدد اسلام حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں :

" رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی چیز سے شرف نہ پایا ، بلکہ جو چیز حضور کی طرف منسوب ہوگئی اسے شرف مل گیا ۔ اللہ عز و جل غیر افضل اشیاء کو بھی اپنے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے تاکہ ان اشیاء کو فضل حاصل ہو، لہٰذا ولادتِ اقدس ماہ ربیع الاول شریف میں ہوئی نہ ماہِ مبارک رمضان میں ۔ اور روزِ جاں افروز دوشنبہ کو ہوئی نہ روز مبارک جمعہ (میں) ، اور مکانِ مولدِ اقدس میں ہوئی نہ کعبہ معظمہ میں "
(کہ یہ ماہ ، دن ، مکان بھی اشرف و افضل ہو جائیں) (۱)

تو جس رات کو یہ شرف حاصل ہو کہ اس میں سرور کائنات صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۵۵ ۵ ۔ رسالہ النور والنورق ۔

کی معراج ہوئی ہو، اس میں خدائے پاک نے اپنے محبوب کو خصائص نعم سے نوازا ہو، اپنے دیدار کی نعمت کبریٰ سے سرفراز کیا ہو وہ رات کتنی افضل و بزرگ ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

شبِ معراج کی عبادت

نماز۔ رات میں جاگ کر دُو، دُو یا چاَر، چاَر رکعت کی نیت سے نفل نمازیں پڑھے،

ایک بار صلوٰۃ التسبیح بھی پڑھے (اس نماز کا ذکر صفحہ ۵۷ پر ہے) اور خاص طور پر یہ بارہ رکعت نماز ضرور پڑھ لے جس کی حدیث میں رغبت دلائی گئی ہے۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرنے والوں کو سَو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ جس نے اس رات میں بارہ رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر قرآن حکیم کی کوئی سورہ پڑھے اور دو رکعت پر تشہد (اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ آخر تک) پڑھ کر (بعد درود) سلام پھیرے اور بارہ رکعتیں پڑھنے کے بعد سَو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر سَو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور سَو مرتبہ درود شریف پڑھے، تو دنیا و آخرت کے امور کے متعلق جو کچھ چاہے دعا کرے اور صبح میں روزہ رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے گا مگر یہ کہ وہ کسی گناہ کی دعا کرے (تو یہ دعا مقبول نہ ہوگی) (۱)

---

(۱) احیاء العلوم ص ۳۷۳ ج ۱ بیان اللیالی والایام الفاضلۃ۔ والمغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار فی تخریج

=

یہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائلِ اعمال کے باب میں حدیثِ ضعیف بھی مقبول ہوتی ہے۔

(۲) دُعَاء :۔ ہر نماز کے بعد دعاء کرے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ دعائیں پڑھے جو صفحہ ۵۵ تا صفحہ ۵۹ پر لکھی ہوئی ہیں۔ دعاء سے پہلے اور دعاء کے بعد درود شریف ضرور پڑھے۔

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ راتوں میں کوئی دعاء رد نہیں کی جاتی۔ رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندرہویں رات، جمعہ کی رات، عید کی رات اور بقرعید کی رات (مکاشفۃ القلوب عربی ص ۲۴۹ بحوالہ دیلمی)

شبِ معراج ماہ رجب کی تمام راتوں سے افضل و بزرگ ہے تو اس رات میں بدرجۂ اولیٰ کوئی دعاء رد نہ ہوگی۔ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰی۔

(۳) روزہ :۔ ۲۷ رجب کو دن میں روزہ رکھے بہتر یہ ہے کہ ۲۶ رجب کو بھی روزہ سے رہے اور ممکن ہو تو یوم معراج کے روزے کے ساتھ چودہ روزے اسی ماہ میں اور رکھے۔

• ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رجب وہ پُر عظمت مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کا ثواب کئی گنا زیادہ

ما فی الاحیاء من الاخبار علیٰ ہامش الاحیاء ص ۲۰۳ ج ۱ بحوالہ فضائل الایام واللیالی لابی موسیٰ المدینی۔ ماثبت بالسنۃ مترجم ص ۱۸۵، ۱۸۶ بحوالہ حافظ ابن حجر مکی، و بیہقی۔

دیتا ہے۔ جس نے اس ماہ میں ایک دن کا روزہ رکھا تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے اور جس نے اس ماہ میں سات دن کے روزے رکھے تو اس پر دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جس نے اس ماہ میں آٹھ دن روزے رکھے اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اس ماہ میں دس دن کے روزے رکھنے والا اللہ سے جو مانگے گا وہ اسے عطا کرے گا، اور جو اس ماہ میں پندرہ روزے رکھے تو آسمانی منادی آواز دیتا ہے اے روزہ دار تیرے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب نیک عمل شروع کر دو، جو زیادہ اچھے عمل کرے گا اسے زیادہ ثواب دیا جائے گا۔(۱)

یہ حدیث حکماً مرفوع ہے اُم المؤمنین نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سن کر ہی یہ فضائل بیان کئے ہیں۔ اور امام بیہقی نے اس کا مرفوع ہونا جو منکر کہا ہے وہ ان کی اپنی سند کے لحاظ سے ہے۔

• حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے وہ (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جو رجب میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے اس نہر سے سیراب فرمائے گا۔ (۲)

---

(۱) ماثبت بالسنۃ مترجم ص۔۱۷۰، ۱۷۱ بحوالہ شعب الایمان بیہقی۔

(۲) دُرۃ الناصحین ص۳ بحوالہ شعب الایمان بیہقی۔

شبِ براءت

گھر آیا ابرِ رحمت ہر طرف سے بامِ گردوں پر
سروں پر سایۂ لطفِ خدا کا وقت آیا ہے

اس رات کے چار نام ہیں :

لیلۃ الرحمۃ یا شب رحمت　　لیلۃٌ مُبارکۃ یا شب مبارک
لیلۃ الصَّك یا شبِ پروانۂ نجات[1]　　لیلۃ البراءۃ یا شب برارت

اس رات میں چونکہ بے شمار برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اس لئے اس کو شب مبارک۔ اور "شب رحمت" کے نام سے موسوم کیا گیا۔ برارۃ کا معنی بری ہونا، رہا ہونا اور نجات پانا ہے اور صک کا معنی پروانہ ہے چونکہ اس رات میں خدائے غفور و رحیم بندوں کو جہنم سے بری کر کے نجات کا پروانہ دیدیتا ہے اس لئے اسے شبِ برأت اور شب پروانۂ نجات کہا جاتا ہے۔

یہ وہ باعظمت رات ہے جسے اللہ تبارک تعالیٰ نے بے انتہا خوبیوں اور برکتوں کا جامع بنایا ہے اور بہت سے خصائص، و امتیازات سے شرف بخشا ہے۔ اس کے پانچ اہم خصائص تفسیر کشاف اور فتوحاتِ الٰہیہ میں یہ بتائے گئے۔

(۱) الفتوحات الالٰہیۃ معروف بہ جمل ص ۱۰۰ ج ۴ -

تقسیمِ[۱] امور، نزولِ[۲] رحمت، فیضانِ[۳] بخشش، قبولِ[۴] شفاعت، فضیلتِ[۵] عبادت (۱)

یہ خصائص کس قدر اہم ہیں اور ان کے باعث شب برأت کا فضل و شرف کتنا عظیم ہے اس کا اندازہ ذیل کی تشریح سے ہو گا۔

تقسیمِ امور

اس رات میں سال بھر میں ہونے والے تمام امور کائنات عروج و زوال، اِدبار و اقبال، فتح و شکست، فراخی و تنگی موت و حیات اور کارخانۂ قدرت کے دوسرے شعبہ جات کی فہرست مرتب کی جاتی ہے اور انتظام کار فرشتوں کو الگ الگ ان کے کاموں کی ڈیوٹی تقسیم کردی جاتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ○ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ (۲)	قسم اس روشن کتاب (قرآن پاک) کی، بیشک ہم نے اسے، برکت والی رات میں اتارا، بیشک ہم (اپنے عذاب کا) ڈر سنانے والے ہیں، اس میں ہر حکمت والا کام ہمارے پاس کے حکم (خاص) سے بانٹ دیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے "کام بانٹنے" کا مطلب یہ بیان کیا کہ سال بھر میں جو کچھ ہو گا وہ سب لوحِ محفوظ سے لکھ دیا جاتا ہے، رزق، موت

(۱) الفتوحات الالٰہیۃ معروف بہ جمل ص۱۰۰ ج ۴ والکشاف عن حقائق التنزیل ص۲۹۹ ج۲

(۲) قرآن حکیم سورۂ دخان ۴۴۔ آیت ۱ تا ۵۔

حیات، بارش، یہاں تک کہ یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے فلاں فلاں حج کرے گا۔ (۱)

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مفسرین کرام کے ایک گروہ کا موقف یہ ہے کہ اس آیۂ کریمہ میں، لیلۂ مبارکہ، یا، برکت والی رات، سے مراد شعبان کی پندرھویں شب، شب براءت ہے۔ (۲) اور اسی رات میں یہ سب کام انجام پاتے ہیں جیسا کہ احادیث نبویہ اس کی شاہد ہیں۔

● ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم جانتی ہو کہ شعبان کی پندرھویں رات میں کیا ہوتا ہے؟ (یعنی کیسے اہم، بابرکت اور نادر امور انجام پاتے ہیں؟) انھوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! ارشاد فرمائیے کیا ہوتا ہے، تو آپ نے فرمایا۔

فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ، وَفِيهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ۔ (۳)

(۱) اس رات میں انسان کا ہر بچہ جو اس سال پیدا ہوگا لکھ دیا جاتا ہے (۲) جتنے آدمی اس سال وفات پائیں گے انھیں بھی درج کر دیا جاتا ہے (۳) اور لوگوں کے سارے اعمال (نیک و بد) پیش کیے جاتے ہیں (۴) اور ان کی روزیاں بھی اتار دی (لکھ دی) جاتی ہیں۔

---

(۱) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ص ۲۵ ج ۶ بیروت)

(۲) الفتوحات الالٰہیۃ ص ۹۹ ج ۴

(۳) مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۵، باب قیام شہر رمضان فصل ۳ بحوالہ دعوات کبیر للبیہقی

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مدتِ حیات کا ختم ہونا لکھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی شادی کرتا ہے، اسکے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مرنے والوں میں لکھ چکا ہوتا ہے۔ (۱)

• حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پورے شعبان میں روزہ رکھتے یہانتک کہ اسے رمضان المبارک سے ملا دیتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ماہِ شعبان کے روزے آپ کو دوسرے مہینوں کے بہ نسبت زیادہ محبوب وپسندیدہ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔

نَعَمْ، يَاعَائِشَةُ، اِنَّهُ لَيْسَ نَفْسٌ تَمُوْتُ فِي سَنَةٍ اِلَّا كُتِبَ اَجَلُهَا فِي شَعْبَانَ فَاُحِبُّ اَنْ يُّكْتَبَ اَجَلِي وَاَنَا فِي عِبَادَةِ رَبِّي وَعَمَلٍ صَالِحٍ ولفظ ابن النجار: يَاعَائِشَةُ انه يَكْتُبُ فِيهِ مَلَكُ الْمَوْتِ مَنْ يَقْبِضُ فَاُحِبُّ اَنْ لَّا يُنْسَخَ اِسْمِي اِلَّا وَاَنَا صَائِمٌ۔ (۲)

ہاں اے عائشہ! جو بھی سال بھر میں فوت ہوتا ہے اس کا وقتِ (وفات) شعبان ہی کے مہینے میں لکھ دیا جاتا ہے تو یہ بات مجھے محبوب ہے کہ میرے وصال کا وقت اس حال میں لکھا جائے کہ میں اپنے رب کی عبادت اور نیک کام میں مشغول رہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اے عائشہ! اسی مہینے میں ملک الموت فوت ہونے والوں کے نام لکھ لیتے ہیں تو مجھے پسند ہے کہ میرا نام روزہ کی حالت میں لکھا جائے۔

(۱) الدر المنثور ص ۲۶ ج ۶ بحوالہ ابن زنجویہ ودیلمی۔
(۲) الدر المنثور ص ۲۶ ج ۶ بحوالہ خطیب وابن النجار۔

• حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا چار راتوں میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے (انھیں میں سے ایک رات) شعبان کی پندرہویں شب (ہے) اس رات میں وفات کے اوقات، روزیاں اور حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ (۱)

• حضرت عطار بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو فرشتۂ موت کو ایک فہرست دے کر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اس میں جس جس کا نام درج ہے اس کی روح قبض کرو تو بندہ بستر بچھاتا ہے، شادی کرتا ہے، گھر بناتا ہے اور اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا ہوتا ہے۔ (۲)

• حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیۂ کریمہ میں وارد حکمت والا کام بانٹنے کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں راتیں سال بھر کے کاموں کا پختہ فیصلہ کر دیا جاتا ہے، زندہ رہنے والوں اور حج کرنے والوں کو بھی لکھ دیا جاتا ہے پھر ان نامزد لوگوں میں کسی کو کم یا زیادہ نہیں کیا جاتا۔ (۳)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ وہ نورانی رات جس کو قرآن حکیم میں لَیْلَۃٌ مُّبَارَکَۃٌ، یا شب مبارک، کہا گیا ہے یا وہ رات جس میں نظام نامۂ کائنات کی تقسیم ہوتی ہے وہ ہم گنہگاروں کی رہائی و چھٹکارے کی رات، شبِ برات،

(۱) الدر المنثور ص ۲۶ ج ۶ بحوالہ خطیب بروایۃ مالک۔

(۲) الدر المنثور ص ۲۶ ج ۶ بحوالہ ابن ابی الدنیا۔

(۳) الدر المنثور ص ۲۶ ج ۶ بحوالہ ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی الحاتم۔

ہے ۔ تو اس رات کو ذکر و عبادت سے معمور رکھنا چاہیئے ۔

نزولِ رحمت و فیضانِ بخشش

اس رات میں خدائے پاک دن ڈوبنے کے بعد سے ہی اپنی بے پناہ رحمتیں دنیا والوں پر نازل کرتا ہے اور بے شمار لوگوں کو اپنے فضلِ خاص سے بخش دیتا ہے ۔

• مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو تم لوگ رات میں عبادت کرو، اور دن میں روزہ رکھو بیشک اللہ تعالیٰ اس رات میں دن ڈوبنے کے وقت سے آسمانِ دنیا پر تجلّیٔ رحمت کا نزول فرما کر یہ اعلان کرتا ہے کہ :

اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ
اَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهٗ
اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ
اَلَا كَذَا، اَلَا كَذَا حَتّٰى
يَطْلُعَ الْفَجْرُ ۔ (۱)

کیا کوئی بھی مغفرت کا طلبگار ہے کہ میں اسے بخش دوں، اور ہے کوئی روزی کا چاہنے والا کہ میں اسے رزق عطا کروں، ہے کوئی گرفتارِ بلا کہ میں اسے عافیت بخشوں، ہے کوئی ایسا اور ایسا؟ (یعنی آج رحمتوں کے خزانے لٹائے جارہے ہیں کوئی بھی شخص میری کسی رحمت کا طالب ہے کہ میں اسے فضل و احسان سے نواز دوں) رحمتِ عام کی داد و دہش کا یہ اعلان رات بھر ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر نمودار ہوجاتی ہے ۔

(۱) مشکوٰۃ المصابیح ص۱۱۵ حدیث اخیر باب قیام رمضان و ابن ماجہ ص۱۰۰ باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان ۔

اسی حدیث کی دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے ۔

اَلَاسَائِلٍ فَاُعْطِیَہٗ (۱) ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار نے یہ بھی فرمایا :

فَلَا یَسْأَلُ اَحَدٌ اِلَّا اُعْطِیَ اِلَّا زَانِیَۃً بِفَرْجِھَا اَوْمُشْرِکٌ۔ (۲)

(تو جو بھی کوئی شخص مانگتا ہے اسے عطا کیا جاتا ہے سوائے زناکار عورت یا مشرک کے (کہ یہ محروم رہتے ہیں۔)

حدیث پاک میں فجر نمودار ہونے سے مراد سحری ختم ہونے کا وقت ہے ۔ یہ ایک مسلمان کے لئے اس کی خوش نصیبی کی معراج ہے کہ خود اس کا خالق و مالک اس سے راضی ہو کر یہ فرمائے کہ تم جو کچھ مانگو میں سب عطا کروں گا ۔

کشادہ دستِ کرم گر وہ بے نیاز کرے

نیاز مند نہ کیوں اس ادا پہ ناز کرے

● حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ اپنی باری کے روز ایک رات میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا، ناگاہ دیکھا کہ وہ (مدینہ طیبہ کے قبرستان) بقیع میں موجود ہیں، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، کیا تمہیں اندیشہ ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول تمہارے ساتھ عدل نہ کریں گے؟

---

(۱) الدرالمنثور ص ۲۶ ج ۶ بحوالہ شعب الایمان بیہقی

(۲) الدرالمنثور ص ۲۷ ج ۶ بحوالہ بیہقی شریف۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بات نہیں، مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ اپنی بعض ازواج کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ تو سرکار نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ (۱)

بیشک اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں رات میں آسمانِ دنیا کی طرف تجلیٔ رحمت کا نزول فرماتا ہے تو قبیلۂ کلب کی بکریوں کے بال سے بھی زیادہ بندوں کو بخش دیتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اے عائشہ! اگرچہ آج کی شب تیری باری کی ہے لیکن چونکہ اس مقدس رات کا ایک ایک لمحہ خیرات و برکات اور تجلیاتِ رحمانیہ کے نزول کا ہے اس لیے میں نے چاہا کہ اپنی امت کے لیے بخشش کی دعا کروں۔

• حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نفل) نماز پڑھنے لگے تو سجدہ اتنا دراز کیا کہ مجھے یہ شبہ ہوا کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی میں نے جب یہ حال دیکھا تو جا کر آپ کے انگوٹھے کو ہلایا، وہ ہلا تو میں لوٹ آئی، جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے عائشہ، یا فرمایا اے حُمیرا! کیا تجھے یہ خدشہ ہوا کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (تیری باری میں) تیرے ساتھ وفادارانہ سلوک نہ کریں گے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ خدا کی قسم ایسا نہیں۔ ہاں آپ کے دیر تک سجدے میں پڑے رہنے کی وجہ سے میں یہ سمجھنے لگی تھی کہ آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

(۱) سنن ابن ماجہ ص۱۰۰ باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان۔ وسنن ترمذی ص۹۲ ج۱، ابواب الصوم۔ ودر منثور ص۲۶ ج۶، بحوالہ ابن ابی شیبہ وبیہقی۔

فَقَالَ: اَتَدْرِيْنَ اَىُّ لَيْلَةٍ هٰذِهٖ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَطَّلِعُ عَلٰى عِبَادِهٖ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ، وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ وَيُؤَخِّرُ اَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ (۱)

تو آپ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اسکے رسول خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے، بیشک اللہ عزوجل اس رات میں اپنے بندوں پر لطف و کرم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے تو مغفرت چاہنے والوں کو بخش دیتا ہے اور رحم کی التجا کرنیوالوں پر رحم و مہربانی کرتا ہے اور کینہ رکھنے والوں کو (اپنی رحمت سے) ہٹائے رکھتا ہے جیسے وہ لوگ (اللہ سے دور) ہیں۔ امام بیہقی نے فرمایا یہ حدیث مرسل جید ہے۔

● بیہقی شریف کی ایک روایت کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے "بقیع" اپنے جانے، وہاں سے آنے پھر خوابگاہ میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمکلام ہونے کا ایک تفصیلی واقعہ ذکر کیا ہے جس میں سرکار نے آپ کو خطاب کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔

بَلْ اَتَانِىْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: هٰذِهِ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ كَلْبٍ.

بلکہ میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اللہ تعالیٰ اس رات میں قبیلۂ کلب کی بکریوں کے بالوں کی گنتی کی مانند نافرمانوں کو جہنم سے

(۱) الدر المنثور ص ۲ جلد ۲ بحوالہ بیہقی شریف۔

لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ فِيْهَا اِلٰى مُشْرِكٍ وَلَا اِلٰى مُشَاحِنٍ وَلَا اِلٰى قَاطِعِ رَحِمٍ. وَلَا اِلٰى مُسْبِلٍ، وَلَا اِلٰى عَاقٍّ لِوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰى مُدْمِنِ خَمْرٍ۔ (١)

آزاد کر دیتا ہے۔ لیکن، مشرک، کینہ ور، یا بدعتی جو جماعتِ اہلسنت سے خارج ہو، رشتہ کاٹنے والے، کپڑا گھسیٹ کر چلنے والے، ماں باپ کے نافرمان اور شراب کے عادی کی طرف اس رات میں بھی نگاہِ رحمت نہیں فرماتا۔

بیہقی شریف میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے مگر یہ ضعف ایک خاص سند کے لحاظ سے ہے ورنہ متن اور طُرقِ سند کے متعدد ہونے کی وجہ سے درجۂ حسن میں ہے جس پر عمل مشروع ہے۔

عرب میں سب سے زیادہ بکریاں قبیلۂ کلب میں پائی جاتی تھیں، ظاہر ہے کہ بکریوں کی تعداد جہاں زیادہ ہو گی وہاں ان کے بالوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہو گی؛ احادیث کریمہ میں بکریوں کے بالوں کا ذکر حصر کے لئے نہیں بلکہ محض کثرت بیان کرنے کے لئے ہے تو مطلب یہ ہوا کہ خدائے پاک شب برات میں بے شمار لوگوں کو بخش دیتا ہے اور انھیں جہنم سے آزاد کر کے جنت کا حقدار بنا دیتا ہے۔

● حضرت ابوبکر صدیق، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(١) الدر المنثور ص ٢٧ ج ٦ بحوالہ بیہقی شریف۔

اِنَّ اللّٰہَ لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ ۔ فِیْ رِوَایَۃٍ اَوْ فِیْ قَلْبِہٖ شَحْنَاءُ ۔ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ ۔

بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات میں تجلّی رحمت (دنیا والوں پر) نازل کرتا ہے تو اپنی ساری مخلوق کو بخشدیتا ہے لیکن مشرک یا کینہ رکھنے والے کو نہیں بخشتا ، بیہقی کی روایت میں ہے کہ جس کے دل میں عداوت یا جذبۂ انتقام ہو نہیں بخشا جاتا امام احمد کی روایت میں ہے کہ دو شخصوں کی بخشش نہیں ہوتی بد عتی جو جماعت اہل سنت سے خارج ہو اور جس نے کسی کو (ناحق) قتل کر دیا ہو ۔ (۱)

• حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر نگاہِ رحمت فرماتا ہے تو ایمان والوں کو بخش دیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے ، اور کینہ والوں کو ان کے کینے کی وجہ سے چھوڑے رہتا ہے یہاں تک کہ وہ کینہ چھوڑ دیں ۔ (۲)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام شعبان کی پندرہویں رات میں

---

(۱) سنن ابن ماجہ ص ۱۰۱ باب مذکور ، مسند امام احمد بن حنبل ص ۱۷۶ ج ۲ بیہقی شریف ـــ مشکوٰۃ شریف ص۱۱۵ قیام رمضان فصل ۳ ۔ طبرانی وصحیح ابن حبان

(۲) درّ منثور ص ۲۷ ج ۶ بحوالہ بیہقی شریف ۔

تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا اے صاحبِ مدحِ کثیر! اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائیے، میں نے پوچھا یہ کون سی رات ہے؟ فرمایا یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور کافروں، مشرکوں کے علاوہ سب کو بخش دیتا ہے مگر یہ کہ وہ جادوگر ہو، یا کاہن (آئندہ کی باتیں اٹکل پچو سے بتانے والا، یا بتانے کا دعویدار) ہو، یا شراب کا عادی ہو، یا سود کا عادی ہو، یا زنا کا عادی ہو کہ ان مجرموں کی اپنے اپنے گناہ سے توبہ کرنے سے پہلے بخشش نہیں ہوتی۔ پھر جب رات کا چوتھائی حصہ ہوا تو جبرئیل علیہ السلام اترے اور عرض کیا۔ اے صاحبِ مدحِ عظیم! اپنا سر اٹھائیے، سرکار نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا کہ جنت کے سب دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ پہلے دروازے پر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے کہ اس رات میں رکوع کرنے والوں کو بشارت ہو، دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں سجدہ کرنے والوں کے لئے بشارت ہو، تیسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں دعا کرنے والوں کیلئے بھلائی ہو، چوتھے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں ذکر کرنے والوں کو مبارک ہو، پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں خدا کے ڈر کی وجہ سے رونے والوں کو مبارک ہو، چھٹے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں تمام مسلمانوں پر خدا کی رحمت ہو، ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی کچھ مانگنے والا کہ اسے منہ مانگی مراد دی جائے، اور آٹھویں دروازے پر ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دیا جائے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ دروازے کب تک

کھلے رہتے ہیں ؟ انھوں نے فرمایا شروع رات سے فجر کے نمودار ہونے تک۔ پھر فرمایا اے محمد والے! اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلۂ کلب کی بکریوں کے بال کی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے ۔ (۱)

• حضرت نوفل بکالی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی شعبان کی پندرہویں رات میں اکثر باہر آیا کرتے تھے، ایک مرتبہ اسی رات میں باہر آئے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اسی پندرہویں رات میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا کہ یہ وہ وقت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جس نے دعا کی اس کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی، اور جس نے بخشش کی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا بشرطیکہ دعا کرنے والا عشار یعنی ناجائز محصول (چنگی، انکم ٹیکس، ہاؤس ٹیکس وغیرہ) لینے والا، جادوگر، کاہن، نجومی، جلاد، فال نکالنے والا، گویا اور باجہ بجانے والا نہ ہو۔ اس کے بعد حضرت علی نے یہ دعا کی، اے اللہ، داؤد کے رب، اس رات جو شخص دعا مانگے، یا بخشش چاہے اسکی دعا قبول کرلے کیونکہ اس رات میں تیرا خصوصی فضل و کرم زبان زدِ خاص و عام ہے اگرچہ دوسری راتوں میں بھی کرم فرماتا ہے ۔ (۲)

• حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو جنت میں بھیج کر کہلاتا ہے کہ پوری جنت

---

(۱) غنیۃ الطالبین ص ۱۹۹ ج ۱ ۔ فصلٌ فی لیلۃ البراءۃ وما خُصت به من الرحمۃ الخ

(۲) ماثبت بالسُنۃ مترجم ص ۱۹۲ بحوالہ ابن ماجہ ۔

سجادی جائے کیونکہ آج کی رات آسمان کے ستاروں، دنیا کے رات و دن، درختوں کے پتوں، پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر اپنے بندوں کو بخشش دوں گا۔ (۱)

مسلمان خدائے پاک کے اس احسان عظیم پر جس قدر ناز کرے کم ہے، سچ ہے ۔

بازا جو بٹے پر تو نفضل کریم کا
کشکول بھر دے گنبدِ عرشِ عظیم کا

اللہ کی رحمت سے محروم رہنے والے

اس دنیا میں کچھ ایسے بھی نافرمان اور معصیت کار ہیں جو رحمتوں کی اس برسات میں بھی ایک قطرۂ آب بلکہ اس کے ترشحات سے بھی محروم رہتے ہیں۔ احادیث کریمہ کے مطابق ان کی فہرست یہ ہے۔

(۱) مُشرک، جو خدائے وحدہٗ لاشریک کے ساتھ دوسرے کو اس کا شریک، ساجھی اور مستحق عبادت قرار دے اس کے بارے میں خدائے ذوالجلال کا فیصلہ ہے کہ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور شرک کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے (قرآن) کافر و مرتد بھی مشرک ہی کے حکم میں ہیں۔

(۲) ماں کے نافرمان (۳) باپ کے نافرمان ۔ خدا و رسول کے بعد حقوق العباد

(۱) ماثبت بالسُّنۃ مترجم ص ۱۹۶، بحوالہ جامع کبیر۔

میں ماں باپ کا حق سب سے زیادہ ہے تو ان کی نافرمانی کا وبال بھی اسی طرح ہوگا۔ حدیث میں ماں باپ کی خدمت نہ کرنے والے کے متعلق تین بار فرمایا گیا وہ ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو۔(۱)

(۴) کاہن جو آئندہ کی پوشیدہ باتیں اٹکل پچو سے بتائے، یا بتانے کا مدعی ہو۔

(۵) نجومی جو غیب کی خبر دے، عالم غیب ہونے کا دعویٰ کرے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۳۹۲ بحوالہ رزین)

(۶) جادوگر۔ اس کے بارے میں یہ حدیث گزر چکی کہ وہ کافر ہے، یہ لوگوں کو ایذا دیتا ہے اور زمین میں فساد مچاتا ہے شرح فقہ اکبر میں ہے کہ جمہور علماء جادوگر کو قتل کردینا لازم قرار دیتے ہیں۔ یہی مسلک امام ابوحنیفہ امام مالک اور امام احمد کا ہے۔

(ص ۱۸۴)

(۷) فال نکالنے والے۔ قرآن پاک میں فال نکالنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ۔

(۸) بدعتی جو جماعت اہلسنت سے خارج ہو۔

(۹) قاتل جو کسی محترم و معصوم جان کو ناحق مار ڈالے۔

(۱۰) جلاد۔ (۱۱) قرابت داروں سے رشتہ کاٹنے والے۔

---

(۱) تفصیل کیلئے میری کتاب "عظمت والدین" پڑھئے۔

(۱۲) کینہ ور۔ جس کا سینہ کسی مسلمان سے کینہ کی آلودگی میں ملوث ہو۔
(۱۳) عادی سود خور۔ جس نے تین بار سود لیا ہو (۱۴) بلا ضرورتِ شرعیہ سود دینے کے عادی (۱۵) ناجائز محصول (چنگی، انکم ٹیکس وغیرہ) وصول کرنے والے (۱۶) زنا کے عادی۔ مرد ہوں خواہ عورت۔
(۱۷) شراب کے عادی (تین بار کوئی کام کرنا اصرار و عادت ہے، اور کرنے والا مُصِر و عادی) (۱۸) باجہ بجانے والے (۱۹) گویا (۲۰) زمین پر تکبر کی وجہ سے کپڑا گھسیٹ کر چلنے والے۔ کپڑا تہبند ہو، یا پاجامہ، یا پتلون، یا چادر، یا جُبّہ، یا کرتا وغیرہ۔
ان بدنصیبوں کو چاہیے کہ اپنے گناہ سے باز آکر توبہ کریں اور خدائے پاک کے انعام و اکرام سے سرفراز ہوں۔

قبولِ شفاعت[1]

اس مبارک رات میں حضور سرورِ کائنات علیہ افضل الصّلوات واَزکی التحیات کو پوری امت کی شفاعت کے عطیۂ خاص سے نوازا گیا، یہ عطیہ کس قدر اہم ہے اس کا اندازہ ذیل کی احادیث سے ہوگا۔

★ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَاُعْطِیْتُ مَالَمْ یُعْطَیْنَ اَحَدٌ — اور مجھ کو ایسے فضائل ملے جو مجھ سے پہلے

---

[1] شفاعت یعنی سفارش ۱۲

قَبْلِی ۔ اِلیٰ قَوْلِہٖ ۔ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ ۔ | کسی نبی کو نہ ملے ۔ اور مجھے ۔شفاعت، دی گئی ۔

(بخاری، مسلم، نسائی وغیرہ)

★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۔روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ایک ۔دعاء۔ خاص جناب باری سے ملتی ہے کہ جو جاہو مانگ لو بیشک دیا جائے گا، تمام انبیاء آدم سے عیسیٰ (علیہم السلام) تک سب اپنی اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے اور میں نے وہ دعا آخرت کیلئے اٹھا رکھی وہ ۔ دعاءِ خاص ۔ قیامت کے دن میری امت کیلئے میری ۔شفاعت، ہے میں نے اسے ساری امت کے لئے بچا رکھا ہے جو دنیا سے ایمان پر اٹھی ۔

(احمد، بخاری، مسلم)

★ حضرت عبداللہ بن عمر، و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَۃِ وَبَیْنَ اَنْ یَّدْخُلَ شَطْرُ اُمَّتِی الْجَنَّۃَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ لِاَنَّھَا اَعَمُّ وَاَکْفیٰ اَتَرَوْنَھَا لِلْمُؤْمِنِیْنَ الْمُتَّقِیْنَ، لَا ۔ وَلٰکِنَّھَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَاطِئِیْنَ ۔ (احمد ابن ماجہ)(۱)

اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امت جنت میں جائے ۔میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ عام اور زیادہ کام آنے والی ہے کیا تم سمجھے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کیلئے ہے؟ نہیں! بلکہ وہ ان گنہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور خطا کار ہیں ۔

(۱) شفاعت کی درج بالا تینوں حدیثیں امام احمد رضا قدس سرہ کے رسالہ ۔اعادیث شفاعت۔ سے منقول ہیں ۔

امتِ محمدی کے لیے یہ نعمتِ عظمیٰ خدائے کریم نے اسی عظیم رات شبِ برأت میں عطا فرمائی تھی، چنانچہ حدیث میں ہے کہ :

★ اللہ کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان المعظم کی تیرہویں رات کو بارگاہ خداوندی میں اپنی امت کے لئے شفاعت کی درخواست کی تو ایک تہائی امت کی شفاعت مقبول ہوئی، پھر چودہویں رات میں دعا کی تو دو تہائی امت کی شفاعت عطا کی گئی ۔

ثُمَّ سَأَلَ لَيْلَةَ الْخَامِسِ عَشَرَ فَأُعْطِيَ الْجَمِيعَ، إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَنِ اللّٰهِ شِرَادَ الْبَعِيرِ ۔ (۱)

پھر پندرہویں رات (شب برأت) میں دعا کی تو ساری امت کے حق میں شفاعت قبول ہوگئی سوائے ان نافرمان بندوں کے جو اللہ کی اطاعت سے اونٹ کی طرح بدک کر بھاگتے ہیں ۔

یعنی اللہ کے حکم سے سرتابی اور گناہ پر اصرار کرتے ہیں ۔

شفاعت کی وہ نعمتِ عظمیٰ جو خصوصیت کے ساتھ شافعِ محشر، رحمتِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہی عطا کی گئی اور جسے آپ نے ہم سیہ کاروں کے لئے قیامت کے دن کے لئے محفوظ کر رکھا ہے وہ نعمت جس رات میں آپ کو عطا کی گئی وہ کس قدر عظیم ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی رسائی ہے ؛ جب انکی رسائی ہے تو جب تو بن آئی ہے

---

(۱) الکشاف عن حقائق التنزیل ص ۔۔ ۳۲۵ ۔ و مکاشفۃ القلوب عربی ص۳۵ باب فی فضل شعبان المبارک ۔

مطلع میں کیا شک تھا، واللہ رضا واللہ ∴ صرف انکی رسائی ہے صرف انکی رسائی ہے

فضیلتِ عبادت

شب برات میں عبادت کا اجر و ثواب عام راتوں کی بہ نسبت زیادہ ہے اور خدائے پاک کے الطافِ کریمانہ سے اس عبادت کو شرف قبول بھی حاصل ہے یعنی شرفِ قبول اور کثرتِ اجر و ثواب ہر لحاظ سے اس رات کی عبادت کو عام راتوں کی عبادت پر فضیلت و بزرگی حاصل ہے۔(۱)

(۱) کثرتِ ثواب کے لحاظ سے اس رات کی فضیلت میں متعدد حدیثیں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرف منسوب کر کے روایت کی گئی ہیں جن میں ایک روایت میں مخصوص طریقے سے چودہ رکعت نماز پڑھنے پر بیس حجِ مبرور، اور بیس سال کے مقبول روزوں کے اجر و ثواب کی بشارت ہے۔ ایک روایت میں سو رکعتیں خاص ترکیب سے پڑھنے پر یہ بشارت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندہ کا کوئی گناہ نہ لکھو، اور آئندہ سال تک اسکی نیکیاں لکھتے رہو۔ ایک روایت میں سو رکعت پڑھنے پر یہ بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے پاس سو فرشتے بھیجے گا، تیس اسکو جنت کی بشارت دیں گے تیس جہنم سے امن و نجات کی خوشخبری سنائیں گے تیس دنیاوی آفتوں کو اور دس شیطان کے مکر و فریب کو دفع کریں گے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان روایات کو ماثبت بالسنۃ میں جمع فرما کر ائمہ حدیث کے حوالوں سے یہ انکشاف کیا ہے کہ یہ تمام تر روایات موضوع اور گڑھی ہوئی ہیں۔ بعض نے موضوع کے مشابہ اور ضعیف و منکر بھی کہا ہے۔ اور خود شیخ نے ان راویوں پر کوئی تنقید نہیں فرمائی۔ درۃ الناصحین صفحہ ۲۲۲ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی ایک تارک الدنیا عابد کا عجیب و غریب قصہ درج ہے اس قصہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو یہ وحی فرمائی کہ میرے نزدیک شب برات کی نماز میرے اس بندے کی چار سو سال کی عبادت سے افضل ہے یہ قصہ بھی صحت کے لحاظ سے مشکوک معلوم ہوتا ہے اور حقیقتِ حال کا علم خدا تعالیٰ ہی کو ہے اسلئے از راہِ احتیاط میں نے ان روایات سے صرفِ نظر کیا ۱۲ منہ۔

اس لئے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس رات میں قیامُ اللیل کا حکم دیا ہے، اور خود بھی شب بیداری فرما کر اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اِرشادِ رسالت ہے۔

قُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا
(ابن ماجہ ص ۱۰۰)

شبِ برأت میں جاگ کر عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو

نفل نمازیں، اذکار، اور دعائیں سب عبادت میں داخل ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَت: قام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من الليل يصلي فأطال السجود حتى ظننت أنه قد قُبِضَ الخ
(بیہقی)

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب برأت میں نماز پڑھنے لگے تو سجدہ اتنا دراز کیا کہ مجھے یہ خدشہ ہو گیا کہ آپ وصال فرما گئے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے (انہیں میں ایک رات) شعبان کی پندرہویں رات شب برأت ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۴ ص۳۱ بحوالہ اصبہانی)

نیز ارشادِ نبوت ہے کہ شب برأت میں عبادت کرنے والوں کو فرشتے ندا دیتے ہیں۔

طُوْبٰى لِمَنْ رَكَعَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ. طُوْبٰى لِمَنْ سَجَدَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ.
(غنیۃ الطالبین ص ۴۹۲ / ۱)

اس رات میں رکوع کرنے والوں کے لئے بشارت اور رحمت ہے۔ اس رات میں سجدہ کرنے والوں کے لئے بھلائی اور سعادت ہے۔

تو مسلمانوں کو چاہیے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد اور اُسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اس مبارک رات میں جاگ کر ذکر و عبادت کریں۔ دعا و مناجات میں مشغول رہیں اور جنت اور فرشتوں کی بشارت کے حقدار بنیں ؎

آج کی رات نہ خوابوں میں گزرنے پائے
آج کی رات ہے رو رو کے دعا کرنے کی

شب برأت کا خیر مقدم

(۱) اس رات کی آمد سے پہلے تمام مسلمانوں کے لیے افضل و مستحب یہ ہے کہ ایک دوسرے سے اپنا قصور معاف کرائیں اور خاص طور سے مذکورہ بالا معصیت کاروں پر لازم ہے کہ ان جرائم کے ارتکاب سے باز آجائیں جو "لیلۂ مبارکہ" میں بھی انھیں خدائے پاک کی رحمتوں سے دور رکھتے ہیں اور اس کی بخشش کے قریب نہیں ہونے دیتے۔ گزشتہ صفحات میں ایسے جن نافرمانوں یا مجرموں کا ذکر آیا ہے ان میں تین طرح کے لوگ ہیں

—○(۱)○— کچھ تو وہ ہیں جو صرف "حق اللہ" میں گرفتار ہیں یعنی انھوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حق کو پامال کیا جیسے کافر، مشرک، مُرتد، کاہن نجومی، گویّا، باجہ بجانے والا، جبکہ یہ چاروں اپنے کام پر کوئی عوض نہ لیں۔ زمین سے کپڑا گھسیٹ کر چلنے والا۔ وغیرہ۔ ان کو حکم یہ ہے کہ اپنے گناہ پر شرمندہ ہوکر اسے چھوڑ دیں، اور پھر کبھی اس کے نہ کرنے کے پختہ ارادہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کریں۔ گناہ علانیہ ہو تو توبہ بھی علانیہ کریں۔

(ب) کچھ وہ لوگ ہیں جو حقوق العبد میں بھی گرفتار ہیں کہ انھوں نے اپنے کسی کام یا بات کے ذریعہ کسی مسلمان مرد یا عورت کو تکلیف پہونچائی، اس کا دل دُکھایا۔ جیسے ماں باپ کے نافرمان لڑکے یا لڑکی، شوہر کی نافرمان عورت، زناکار خواہ مرد ہوں یا عورت، جادو، ٹونا کے ذریعہ پریشان کرنے والے، پارسا مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانے والے، یا کوئی بھی جھوٹا الزام لگانے والے، ناحق گالی دینے والے، غیبت کرنے والے۔ ان کو حکم ہے کہ اپنے تکلیف دہ قول و فعل سے باز آکر توبہ کریں اور جنھیں تکلیف پہونچی ہے ان سے معافی مانگیں۔ حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دفتر (گناہوں کے) تین ہیں۔ ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا۔ اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں، اور ایک دفتر میں سے اللہ تعالےٰ کچھ نہ چھوڑے گا۔

وأما الدِّیوانُ الّذی لایترك	جس دفتر سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا
اللّٰهُ منه فمَظالِمُ العبادبینهم	وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر
القصاصُ لامحالة۔	ظلم ہے کہ اس کا بدلہ ضرور دلایا جائے گا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، مستدرک حاکم)

اس حدیث میں پہلے دو اعمال ناموں کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور آخری اعمال نامہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق میں سے کفر و شرک کو اور بندوں کے کسی بھی حق کو نہیں بخشے گا۔

(ج) کچھ لوگ وہ ہیں جو بندوں کے جانی یا مالی حق میں ظلم کے

مُرتکب ہوں۔ جیسے کسی محترم جان کو ناحق قتل کرنے والا خواہ ہتھیار سے قتل کیا ہو یا جادو ٹونا سے۔ کاہن، نجومی، گویا، باجہ بجانے والا، جب کہ یہ اپنے کام پر کوئی معاوضہ لیں، چور، سود خور، رشوت خور، غاصب، جسم فروش، زانیہ، دوسرے کا مال ناحق ہڑپ کرلینے والے، قرض لے کر فراخی کے باوجود ادا نہ کرنے والے، وغیرہ۔ ان کو حکم ہے کہ اپنے گناہ کو چھوڑ کر توبہ کریں، جس کا مالی حق عائد ہوتا ہو اس کا مال اس کے حوالہ کریں، اولیائے مقتول مال لیکر صلح پر راضی ہوں تو مال دے کر ان سے صلح کرلے، فوراً مال کی ادائیگی کی وسعت نہ ہو تو تمام صورتوں میں حق والوں سے مہلت لیں، صاحبِ حق معلوم نہ ہوں تو ان سے لیا ہوا مال بلا نیتِ ثواب غریب مسلمانوں پر صدقہ کریں۔ بالفرض ان ظالموں میں کوئی عاجز و محتاج ہو گیا اور آئندہ مالدار ہونے کی امید نہ ہو تو وہ صاحبِ حق سے معاف کرائے اور صاحبِ حق کو چاہئے کہ ایسے عاجز و درماندہ کو معاف کردے۔

خدائے ذوالجلال کی عدالتِ عالیہ کا ضابطہ یہ ہے کہ وہ اپنے حق میں بندوں کے ظلم و زیادتی کو کبھی بغیر توبہ، اور کبھی توبہ کے بعد معاف فرما دیتا ہے۔ لیکن بندوں کے حق میں بندوں کے ظلم و زیادتی کو اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک کہ خود بندہ معاف نہ کردے کہ کوئی ستم رسیدہ یہ شکایت نہ کرسکے کہ اے حاکمِ حقیقی مجھے انصاف نہ ملا، اگرچہ وہ قادرِ مطلق جو کچھ کرے سب اس کا عدل ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبُ كُلُّهَا، إِلَّا الدَّيْنُ۔ (سنن ابن ماجہ، معجم کبیر طبرانی)

خشکی میں شہید ہونے والے کے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں مگر حقوق العباد اس کے ذمہ سے معاف نہیں کئے جاتے۔

اور یہ حدیث ابھی گزری کہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے نہیں چھوڑتا یعنی معاف نہیں کرتا، اور بدلہ دلاتا ہے، (مستدرک، مسند احمد)

نیز ارشاد نبوت ہے۔

وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَغْفِرَ لَهُ صَاحِبُهُ (بیہقی)

اور چغلخور کی بخشش نہ ہوگی یہاں تک کہ جس کی چغلی کی ہے وہ اسے بخش دے۔

روزہ چودہ شعبان کو دن میں روزہ رکھے اور بہتر یہ ہے کہ پندرہ شعبان کو بھی روزہ سے رہے اور اگر خدا توفیق دے تو مزید اور روزے رکھے۔

★ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ مسلسل دو مہینے تک روزہ رکھتے ہوئے نہ دیکھا۔ (۱)

★ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ (نفل) روزے رکھتے ہوئے

(۱) ترمذی شریف ص ۱۳۵۲، ابواب الصوم باب ما جاء فی وصال شعبان برمضان۔

نہیں دیکھا، آپ اس ماہ کے اکثر بلکہ تمام دنوں کے روزے رکھتے تھے۔ (۱)

★ یہ حدیث گزر چکی ہے کہ آپ نے فرمایا پندرہویں شعبان کے دن میں روزہ رکھو۔

شب برأت کے اوراد و اعمال

اس رات میں جاگ کر تلاوت قرآن کریم کرے، اذکار و نوافل میں مشغول رہے۔ اور حدیث کی دعائیں پڑھے، اَمواتِ مسلمین و مسلمات کے لئے صدقہ و خیرات کرے، اور ایصالِ ثواب کے ذریعہ انھیں نفع پہونچائے۔

ان تمام امور کی تفصیل کتاب کے اخیر میں صفحہ ۵۰ سے صفحہ ۶۴ تک ہے۔

آتش بازی کی بدعت

مسلمانوں کی بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ ان کے نیک کام بسا اوقات اِفراط و تفریط سے خالی نہیں ہوتے، اور شیطان اپنے خفی ذریعہ سے ان کے لئے نیک کاموں میں بُرائی کی صورت پیدا کر دیتا ہے، ظاہر ہے کہ شب برأت قرب الٰہی کے لئے عبادتوں کی رات ہے اس میں خوشیاں بھی منائی جا سکتی ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم کو ایسی رات کی برکتوں سے نوازنے کا موقع مرحمت فرمایا مگر ہم خوشی کی حدوں کو پار کر جاتے ہیں اور شیطانی وسوسے سے ایسے امور انجام دینے لگتے ہیں جو سرتاسر ناجائز و گناہ ہیں اور ہم کو احساس تک نہیں ہوتا کہ اپنی بھلائیوں میں برائیوں کی آمیزش کر رہے ہیں صرف اسی پر بات موقوف نہیں بلکہ تضییعِ مال، اِسراف بیجا اور فضول خرچی جیسی بُری چیزوں میں مبتلا ہو کر عصیان کاری کا بوجھ اپنے ذمے لیتے ہیں عام طور پر شعبان کی اس عظیم رات کے آنے سے پیشتر بلکہ شعبان

(۱) حوالہ سابق۔

کے رویتِ ہلال ہی سے آتشبازی محلہ محلہ قریہ قریہ شروع ہوجاتی ہے ہم بڑے شوق کے ساتھ آتشبازی کا سامان خرید کر اپنے بچوں کو اس سے خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم کو گمان تک نہیں ہوتا کہ ہم کوئی برا کام کر رہے ہیں حالانکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ شریعتِ اسلامی کی روح و مزاج کے بالکل خلاف ہے کہ ایسی بری شئی کا ارتکاب ایسی پاک رات کی تیاری کے لئے کیا جائے شاید ہی کوئی عقلمند آدمی ہو کہ آتشبازی کے اسراف سے انکار کرے، قرآن حکیم کے اندر تضییع ال و فضول خرچی پر سخت تنبیہ فرمائی گئی بلکہ ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا یعنی برائی کے کاموں شیطان کے معین و مددگار۔ ارشاد باری ہے : اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ (س الاسراء ۲۷) بیشک فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔ اور ایک جگہ فرمایا گیا۔ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (س الاعراف ۳۱) فضول خرچی نہ کرو بیشک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جب اللہ تبارک و تعالیٰ غلط مصارف میں اپنے مال کے ضائع کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور انھیں شیطانِ لعین کا بھائی قرار دیتا ہے تو اس کے باوجود اسراف پسندی کا اظہار ایک مسلمان کے لئے بڑے ہی شرم اور ننگ و عار کی بات ہے اس کی غیرتِ ایمانی یہ کیسے گوارہ کرتی ہے کہ جس چیز کو اللہ عز و جل ناپسند فرمائے وہ اپنے کردار کے ذریعہ اس کی پسندیدگی کا مظاہرہ کرے۔ اسراف اور فضول خرچی ایک صاحبِ ایمان کے لئے ہر حال میں گناہ و حرام ہے لیکن شبِ برأت میں ایسے ناپسندیدہ فعل کا ارتکاب نہ صرف حرام و گناہ، بلکہ بہت بڑی محرومی و بدنصیبی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ قوم مسلم کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ آتش بازی کی لعنت سے باز آکر ہر سال لاکھوں لاکھ روپے کی اضاعت و بربادی سے بچیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ کر کے اس کی رضا و خوشنودی اور اجرِ عظیم کے مستحق بنیں۔

شبِ قدر

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سرورِ کائنات فخرِ موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو "خیرِ اُمت" کا خطاب دیا اور اسے "افضل الامم" بنایا تو اس نے اس امت کو بہت سے ایسے خصائص و امتیازات بھی عطا کیے جو گزشتہ امتوں کے حصے میں نہیں آئے۔ انھیں خصائص میں سے ایک اہم خصوصیت "شبِ قدر" کی نعمتِ عظمیٰ ہے جو سرکار کی شبِ ولادت کے بعد تمام مقدس راتوں میں سب سے عظیم و افضل ہے یہ آسمان پر فرشتوں کے لئے عید کی رات ہے اور زمین پر انسانیت کے لئے معراجِ کمال کے حصول کی رات ہے یہ وہ رات ہے جس میں دریائے کرم جوش پر ہوتا ہے اور کسی بھی طالبِ خیر کو محروم نہیں کیا جاتا، رات بھر رحمتوں کی برسات ہوتی ہے، خیرات و برکات کا نزول ہوتا ہے، مردہ دلوں کو زندگی عطا کی جاتی ہے اور روحوں کی تاریک دنیا کو انوار و تجلیات سے جگمگایا جاتا ہے، مومنوں کو ملائکہ کے سلام آتے ہیں اور پوری زمین کو ان کے ورودِ مسعود سے بقعۂ نور بنا دیا جاتا ہے، قرآن مقدس جو خدائے ذوالجلال کا آخری کلام، اور دنیا کی سب سے عظیم و بابرکت کتاب ہے، جو آسمانی کتابوں میں بھی اپنی ہمہ گیری، اور وسعت و حفاظت کے لحاظ سے آفتاب کی طرح تاباں و درخشاں ہے، جس کی نور بیزی و ضوفشانی نے نہ جانے کفر کی کتنی مہیب تاریکیوں اور گھنگھور گھٹاؤں میں ایمان و ایقان کا چراغ جلایا، اور نہ معلوم اسکی اثر آفرینی و اعجاز بیانی نے کتنے قلوب کو مسحور کیا، خلاصہ یہ کہ جو ساری کائنات کے لئے نجاح و فلاح کا ضامن ہے، رحمتوں کا

خزینہ اور برکتوں کا گنجینہ ہے، وہ مقدس کلام اسی مقدس رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نازل ہوا، یہ عظیم امانت اسی عظیم رات میں انسانوں کے لئے، بَیْتُ الْعِزَّۃ۔ کے سپرد ہوئی. خدائے اکبر خود اس کی شہادت دیتا ہے، بلکہ وہ خود اس رات کے فضائل بھی بیان کرتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝	بیشک ہم نے قرآن مجید کو شب قدر میں اتارا۔
وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝	اور تم نے کیا جانا کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر
لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝	ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا	اور جبریل زمین کی طرف اپنے رب کے حکم سے
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝	ہر کام کے لئے (جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے
سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝	لئے مقدر فرمایا) اترتے ہیں وہ صبح چمکنے تک
(سورۃ القدر ۹۰)	(بلاؤں اور آفتوں سے) سلامتی ہے۔

یہ سورہ کب نازل ہوئی

(۱) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قوم بنی اسرائیل کے ایک ایسے مجاہد جلیل کا تذکرہ ہوا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہزار مہینے تک مسلسل جہاد کیا تھا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پر تعجب ہوا. آپ نے اپنی امت کے لئے بھی اس خیر کثیر کی تمنا فرمائی اور خدائے کریم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ بارالٰہا! تو نے میری امت کو بہت مختصر عمر عطا کی ہے۔ اور اس کے اعمال بھی دوسری امتوں کے بہ نسبت کم فرمائے ہیں (تو ایسا نہ ہو کہ یہ امت اپنی عمر کوتاہ کے باعث اس سعادتِ عظمٰی سے محروم رہ جائے جس کے حصول و اکتساب کے لئے عمر دراز کی حاجت

ہوا کرتی ہے۔ یہ دعا رب کائنات کے سب سے زیادہ محبوب نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھی جن کے قرب خاص کا عالم یہ ہے کہ :۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ⁂ خدا چاہتا ہے رضائے محمد

تو ان کی یہ دعا کیوں کر مقبول نہ ہوتی۔ اس دعا کے صدقے میں آپ کو اور آپ کی امت کو اس یگانہ بے بہا نے ایک ایسی جلیل القدر نعمت سے سرفراز فرمایا جس کی اگلی امتوں میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں :

فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ لَیْلَةَ الْقَدْرِ خَیْرًا مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ مُدَّةَ حَمْلِ الْاِسْرَائِیْلِیِّ السِّلَاحَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهٗ وَلِاُمَّتِهٖ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔ فَهِیَ مِنْ خَصَائِصِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینے کی عبادت اور اس جہاد سے افضل ہے جو اسرائیلی مجاہد نے خدا کے راستے میں کیا تھا۔ تو یہ عظیم رات اس امت کے خصائص سے ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس بندۂ خدا کا نام شمعون تھا، اُن کو قادر مطلق نے بڑی قوت و دلیری عطا کی تھی اس وجہ سے وہ ہزار مہینے تک کافروں سے مسلسل یوں جہاد کرتے رہے کہ آپ کے گھوڑے کا نمدہ (پیٹھ کا بچھونا) کبھی خشک نہ ہونے پایا اور اس طرح آپ نے کافروں کو زیر کر دیا۔ جب کفار بہت تنگ دل ہو گئے تو انھوں نے اپنے ایک قاصد کے ذریعہ آپ کی بیوی کو یہ لالچ دی کہ اگر وہ اپنے شوہر کو گرفتار کرا دے تو ایک سونے سے بھرا سونے کا طشت، پیش کریں گے، وہ اس کے لئے آمادہ ہو گئی رات کو جب حضرت شمعون سو گئے اس نے آپ کو کھجور کی چھال کے رسّے سے باندھ دیا جب آپ بیدار ہوئے اور جسم کو ہلایا تو رسہ ٹوٹ کر پارہ پارہ ہو گیا۔ بیوی سے پوچھا تو نے ایسا

کیوں کیا ؟ وہ کہنے لگی کہ میں آپ کی طاقت کا اندازہ کرنا چاہتی تھی ۔ جب کافروں کو یہ خبر ملی تو انھوں نے اس عورت کے پاس لوہے کی ایک مضبوط زنجیر بھیجی اس نے اس رات بھی وہی حرکت کی مگر اس مجاہد نے اسے بھی توڑ دیا ۔ اب ابلیس لعین کافروں کے پاس آیا اور انھیں یہ ترکیب بتائی کہ یہ عورت اپنے خاوند ہی سے دریافت کرے کہ وہ کس چیز کے توڑنے کی طاقت نہیں رکھتا ، کافروں نے اپنی جاسوسہ کو یہ ہدایت بھیج دی اور اس نے شوہر سے پوچھ کر یہ معلوم کر لیا کہ وہ اپنے گیسوؤں کے بندھن کو نہیں توڑ سکتے ، ان کے آٹھ لمبے لمبے گیسو تھے جو زمین سے گھسٹتے رہتے تھے جب وہ سو گئے تو اس بے وفا عورت نے چار گیسو سے آپ کے ہاتھ اور چار گیسو سے دونوں پیر باندھ دیئے ، کفار تو پہلے ہی سے تاک میں تھے فوراً آگئے اور آپ کو گرفتار کر کے اپنے ذبح خانے تک لے گئے ، یہ ذبح خانہ چار سو گز اونچا ، اور اسی کے تناسب سے وسیع اور کشادہ تھا مگر اس وسعت و بلندی کے باوجود وہ صرف ایک ستون پر کھڑا تھا ، تمام کفار آپ کے گرد جمع تھے انھوں نے آپ کے کان اور ہونٹ کاٹ دیئے تب اس مرد مجاہد نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے ارحم الراحمین ! مجھے ان بندھنوں کے توڑنے کی طاقت عطا فرما ، اس ستون کو چھت سمیت کافروں پر گرا دے اور مجھے ان کے چنگل سے نجات دے ۔ یہ دعا مقبول ہو گئی اور خدائے پاک نے آپ کو ایسی قوت بخشی کہ بدن ہلاتے ہی تمام بندھن ٹوٹ گئے پھر اللہ تعالیٰ نے چھت گرا کر سارے کافروں کو ہلاک کر دیا اور یہ بندۂ خدا ان کے شر سے نجات پا گئے ۔

جب صحابۂ کرام نے یہ واقعہ سنا تو عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا ہم لوگ بھی یہ ثواب حاصل کر سکتے ہیں ؟ تو سرکار علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا مجھے معلوم نہیں ۔ پھر آپ نے بارگاہِ الٰہی

میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر سے نوازا۔ (مکاشفۃ القلوب عربی ص ۲۵۲)

(۲) بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ پہلے زمانے میں ایک نبی شمسون علیہ السلام تھے انھوں نے اللہ عزوجل کے دین کے لئے ہزار مہینے تک کافروں سے جہاد کیا اور بدن سے ہتھیار و لباس نہیں اتارا۔ تو صحابہ کرام نے تمنا کی کہ کاش ہماری عمر بھی دراز ہوتی اور ہم بھی ایسا ہی جہاد کرتے تو سورۃ القدر نازل ہوئی اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ شب قدر اُس ہزار مہینے سے بہتر ہے جس میں حضرت شمسون علیہ السلام نے جہاد کیا تھا۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ص ۱۲۹ ج ۱۱)

(۳) ایک روز رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے بنی اسرائیل کے چار پیغمبروں، حضرت ایوب، حضرت زکریا، حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا کہ انھوں نے اسّی برس تک خدائے پاک کی عبادت کی اور ایک لمحہ بھی اس کی نافرمانی میں نہ گزارا، اس پر صحابہ کرام کو تعجب ہوا تو حضرت جبرئیل امین بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے کہ یا رسولَ اللہ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو ان بزرگوں کی طاعت و عبادت و عدمِ عصیان پر تعجب ہو گیا، تو اللہ عزوجل نے آپ کو اس سے افضل اور بزرگ عبادت عطا کی ہے پھر انھوں نے سورۃ القدر کی تلاوت فرمائی۔ جس میں صرف ایک شب "شبِ قدر" کی عبادت کو ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل و بہتر بتایا گیا ہے۔ یہ سننا تھا کہ صحابۂ کرام کے دلوں میں خوشیوں کی لہر دوڑ گئی۔

يُقَالُ اِنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ لَمْ يَفْرَحُوا بِشَيْءٍ كَفَرْحِهِمْ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى۔ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس بشارتِ جلیلہ پر اس قدر خوش ہوئے کہ کبھی اتنا زیادہ

خوش نہ ہوئے تھے۔ (غُنیۃ الطالبین ص۹، عمدۃ القاری ص ۱۲۹ ج ۱۱)

ان واقعات میں باہم کوئی منافات نہیں اور اس کا عین امکان ہے کہ بارگاہِ رسالت میں ان سب کا ذکر کسی ایک ہی موقعہ پر ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ کئی موقعوں پر یہ بیان ہوئے ہوں شاید یہی وجہ ہے کہ اس سورہ کو بعض نے مکی کہا، اور بعض نے مدنی۔ تو ان اقوال میں بھی فی الواقع کوئی اختلاف نہیں کہ ممکن ہے اس سورہ کا نزول ہجرت سے پہلے، و بعد کئی موقعوں پر ہوا ہو۔

شبِ قدر کون سی رات ہے؟

اس کے متعلق قرآن حکیم و احادیثِ نبویہ میں کوئی واضح و یقینی صراحت نہیں ملتی۔

تاہم احادیث کثیرہ سے یہ ثبوت ضرور فراہم ہوتا ہے کہ یہ مبارک رات رمضان کے آخری عشرہ[۱] کی پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک ہے بلکہ اس بات کا بھی ظن حاصل ہوتا ہے کہ وہ طاق رات ستائیسویں رمضان کی ہے لیکن ان سب کے باوجود یقین سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ شب قدر فلاں شب ہے اسی وجہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے مؤثر انداز میں ان طاق راتوں میں ذکر و عبادت میں مشغول رہنے کا حکم دیا ہے۔ وہ خود بھی عشرۂ اخیرہ میں بڑے اہتمام کے ساتھ شب بیداری فرماتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس برکت کے حصول کے لئے بیدار رکھتے۔

- اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ذکر و عبادت کے لئے جتنی کوشش اور جدوجہد فرماتے اتنی زیادہ کوشش دوسری راتوں میں نہیں کرتے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۸۲ بحوالہ مسلم شریف)

[۱] آخری عشرہ۔ آخری نو، دس راتیں۔ ۲۱ رمضان سے ۳۰ تک

• انھیں ام المومنین کا یہ بیان بھی ہے کہ جب رمضان کا یہ عشرہ آتا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا تہ بند مضبوط باندھ لیتے اور رات بھر جاگتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی بیدار رکھتے۔ (مشکوٰۃ شریف ص۱۸۲ بحوالہ بخاری شریف و مسلم شریف)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مضبوطی سے ازار باندھنے سے یہ مراد ہے کہ آپ ان راتوں میں عادتِ کریمہ سے زیادہ عبادت فرماتے، یا یہ مراد ہے کہ ازواجِ مطہرات سے بالکل الگ تھلگ رہتے۔ (اشعۃ اللمعات ص۱۱۵ ج۲)

یہ کثرتِ عبادت اور جد و جہد اور ازواجِ طاہرات سے علیحدگی اس لئے ہے کہ یہ راتیں بڑی ہی عظیم ہیں جن کی پروردگار عالم نے قسم کھائی ہے وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ (اس صبح کی قسم، اور دس راتوں کی) تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی لمحہ بھی یادِ الٰہی سے غفلت میں گزر جائے کہ یہ ذرا سی غفلت بھی شبِ قدر کی بے قدری ہوگی۔

• یہی ام المومنین بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرو۔ (بخاری شریف ص۲۷۰ ج۱) طاق راتیں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ ہیں۔

بعض فضلاء کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ میں تین جگہ "لیلۃ القدر" کا لفظ ذکر کیا ہے جس کے حروف نو ہیں اور ان کا مجموعہ ستائیس ہے اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے۔

(اشعۃ اللمعات ص ۱۱۵ ج ۲)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد و عمل یہ درس دے رہا ہے کہ عشرۂ[۱] آخیرہ کی کسی بھی ایک رات کو شب قدر یقین کر کے غافل مت ہو جاؤ[۲] تمھیں کیا

[۱] رمضان شریف کے آخری نو، یا دس دن ۱۲ منہ۔

معلوم کہ شب قدر کون سی رات ہو، اس لئے پانچوں طاق راتوں میں دنیا سے کنارہ کش ہو کر خدائے پاک کے ذکر و فکر میں لگے رہو، شب بیداری کرو، ان میں کوئی ایک رات ضرور شب قدر ہو گی جس میں رحمتوں کی بارش اور خیر و سلام کا فیضان ہوتا ہے۔

شبِ قدر میں کیا کرے

اس رات میں بھی دنیا کی رغبتوں سے بے نیاز ہو کر ان اذکار و اعمال میں مشغول رہے جن کا تذکرہ صفحہ ۵۰ تا صفحہ ۴۲ پر ہے۔ دل کو حسد، بغض، کینہ، عداوت، غرور، تکبر کی آلائشوں سے پاک رکھے، کسی کا ناحق مال کھایا ہے تو واپس کرے، کسی کو تکلیف پہونچائی ہے تو اس سے معافی مانگے، بالخصوص ماں باپ سے اپنا قصور ضرور معاف کرائے، کسی بھی دعاء سے پہلے اور دعاء کے بعد درود شریف نہ بھولے۔ اللہ تعالیٰ درود شریف کو ضرور قبول فرماتا ہے اور کریم مولا کے کرم سے یہ بہت ہی بعید ہے کہ اول و آخر کو تو قبول فرمالے اور درمیان کی دعاء کو رد فرما دے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِهٖ۔

دعاء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہوتی جب تک کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔

اس حدیث کو ابو الشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر ص ۱۰، ج ۲)

شبِ عید و شبِ بقر عید

عید اور بقر عید کی راتیں بھی جامعِ خیرات و برکات ہیں ان میں بھی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور خدائے پاک کے رضوان و غفران کی بارشیں ہوتی ہیں۔

(۱)۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ باتیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں ....

پانچویں یہ کہ جب آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ سارے روزہ داروں کو بخش دیتا ہے۔ کسی نے پوچھا، کیا وہ رات شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ کام کرنے والے جب کام سے فارغ ہوتے ہیں تب مزدوری پاتے ہیں۔ (۱)

یعنی یہ بخشش اس عملِ خیر (روزہ) سے فارغ ہونے کی وجہ سے ہے، رات کے شبِ قدر ہونے کی وجہ سے نہیں۔ (اشعۃ اللمعات ص ج ۲)

روزہ سے فارغ ہونے کی رات عید الفطر ہی کی رات ہے تو معلوم ہوا کہ روزہ داروں کی بخشش کی رات بھی یہی ہے۔

(۲)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عید الفطر کی رات آتی ہے فرشتے خوشی مناتے ہیں اور اللہ

(۱) بہارِ شریعت ص ج ۵ روزہ کا بیان بحوالہ بیہقی شریف۔

عزّوجلّ اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے۔ فرشتوں سے فرماتا ہے اے گروہِ ملائکہ اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اس کو پورا اجر دیا جائے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے سب (روزہ دار بندوں) کو بخش دیا۔ (۱)

(۳)۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و برکت کے دروازے کھولدیتا ہے۔ ایک بقر عید کی رات، دوسری عید الفطر کی رات، تیسری پندرہویں شعبان کی رات، چوتھی عرفہ کی رات۔ ان چاروں راتوں میں شام سے صبح تک اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازے کھولدیتا ہے۔ (۲)

عیدین کی راتوں کی عبادت

ان راتوں میں جاگ کر نفل نمازیں پڑھے۔ درمختار میں ہے کہ۔

عید و بقر عید کی رات، پندرہویں شعبان کی رات اور رمضان کی آخری دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے۔ (۳)

(۴)۔ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عیدین کی راتوں میں ثواب کے لئے قیام کرے (جاگ کر

(۱) بہار شریعت ص ۹۷، ۹۸ جلد ۵ روزہ کا بیان بحوالہ اصبہانی

(۲) الدرالمنثور ص ۲۶ ج ۶ بحوالہ خطیب اور ما ثبت بالسنۃ بحوالہ بیہقی شریف مرسلاً و مکاشفۃ القلوب ص ۲۹۳ ، و غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۶۹

(۳) رد مختار برحاشیہ شامی ص ۶۰۰ م ج ۱ مطلب فی احیاء لیالی العیدین الخ۔

عبادت کرے) اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔ (۱)

(۵)۔ صحابیٔ رسول حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں نویں، دسویں راتیں۔ عید الفطر کی رات، اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شبِ برأت۔ (۲)

(۶)۔ حضرت محبوب الٰہی کے ملفوظات میں ہے کہ:

پیغمبر خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عید اضحیٰ کی رات میں دس رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھے اور اس نماز سے فارغ ہو کر سو مرتبہ درود شریف پڑھے اور سو مرتبہ استغفار کرے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ پڑھے) اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ پھر اگر وہ میری ساری امت کے لئے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور اس نماز کی برکت سے اسے دیدار الغیب ہوگا۔ (۳)

فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ عیدین کی شب بیداری یہ ہے کہ عشار اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھے۔

(۷) صحیح مسلم میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(۱) ابن ماجہ ص ۱۲۸ کتاب الصیام، قبیل ابواب الزکوٰۃ۔

(۲) بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۰۵ بحوالہ اصبہانی۔

(۳) افضل الفوائد مرتبہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ مترجم ص ۹

جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے گویا آدھی رات عبادت کی، اور جس نے صبح کی (بھی) نماز جماعت سے پڑھی اس نے پوری رات عبادت کی۔ (۱)

جس سے ہو سکے وہ عیدین کی راتوں میں جاگ کر رات بھر یا رات کا اکثر حصہ عبادت کرے، ورنہ کم سے کم یہ اہتمام ضرور کرے کہ عشاء اور فجر کی نمازیں جماعتِ اُولیٰ سے ادا کرے۔ کہ یہ نہ صرف واجب کی ادائیگی ہے بلکہ ثواب میں پوری رات کی عبادت کے برابر ہے۔

مصنّف کی دوسری تصنیفات

(۱) کمپنی کا نظام کار اور اس کی شرعی حیثیت۔
شیئر بازار کے کاروبار کا تفصیلی جائزہ اور شرعی حکم۔

(۲) ۔ جدید بینک کاری اور اسلام ۔ لائف انشورنس، جنرل انشورنس، ڈاکخانہ اور بینکنگ نظام کے تمام شعبوں کے شرعی احکام۔

(۳) ۔ لاؤڈاسپیکر کا شرعی حکم ۔ اس باب میں فضلائے اہلِ سنت کے اختلافات کے درمیان تطبیق کا شاندار نمونہ۔

(۴) ۔ عصمتِ انبیاء ۔ انبیاء کرام کی سیرتِ طیبہ کا سب سے اہم باب

(۵) ۔ عظمتِ والدین ۔ مع حقوقِ اولاد ۔ اپنے موضوع پر بے نظیر کتاب۔

(۱) ردالمحتار حاشیہ درمختار ج۱ ص۴۶۱ مطلب فی إحیاء لیالی العیدین والنصف ۱۲۔

مُبارک راتوں میں کیا کرے؟

پچھلے صفحات میں پانچ مبارک اور نورانی راتوں کے فضائل آیات و احادیث کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ فضائل تمام عالم انسانی کو زبان حال سے یہ دعوت دے رہے ہیں کہ تم ان راتوں کی قدر پہچانو، دلوں کو کفر و شرک، نفاق و شقاق اور حسد و کینہ کی آلودگیوں سے پاک کر کے بارگاہِ الٰہی میں تائب ہو جاؤ، ان راتوں کو ذکر الٰہی، یادِ خدا، اور طاعات و عبادات سے معمور کر دو، بخشش اور مغفرت چاہو، اور رو رو کر اپنے رحیم و کریم مولیٰ سے حسنِ خاتمہ کی دعا، اور عزتِ کونین سے سرفرازی کی التجا کرو، اور خبردار! خبردار! ان راتوں کا ایک لمحہ بھی لہو و لعب، عیش و آرام، غفلت و لاپرواہی اور نیند کے سرور بخش ہچکولوں میں برباد نہ کرو۔

ہم اپنے قارئین کی سہولت کیلئے ان راتوں کے اعمال کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) شب بیداری یعنی پوری رات، یا رات کے اکثر حصے میں جاگ کر عبادت کرنا۔ شب بیداری کی خاص خاص عبادتیں یہ ہیں۔

• تلاوتِ قرآن با وضو ہو کر قرآن حکیم کی تلاوت کرے اور بہتر یہ ہے کہ دیکھ کر پڑھے اور کم از کم یہ سورتیں، یا آیتیں ضرور پڑھ لے۔

سورۂ فاتحہ مکمل، سورۂ بقرہ کی آخر کی تین آیتیں (لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے) سورۂ کہف کے شروع کی تین آیتیں (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے وَلَدًا تک)

سورۂ یٰسٓ شریف مکمل، اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ۲ مرتبہ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۴ مرتبہ اور قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ تین مرتبہ۔

ان سورتوں اور آیات کی بڑی فضیلت ہے جو مشکوٰۃ شریف ص۱۸۵، ۱۸۷، ۱۸۸ پر درج ہے۔ جس سے ہوسکے وہ زیادہ سے زیادہ قرآن شریف پڑھے کہ یہ تسبیح و تکبیر سے بھی افضل ہے قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ (مشکوٰۃ ص ۱۰۰)

• نوافل کثرت سے نفل نمازیں پڑھے اور ہر رکعت میں زیادہ سے زیادہ قرآن شریف پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نمازمیں قرآن پاک کی تلاوت نماز سے باہر تلاوت سے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص۱۰۰) بہتر یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھے اور خاص طور سے صلوٰۃ التسبیح، ضرور پڑھے۔

صلوٰۃ التسبیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا، اے چچا کیا میں آپ کو عطا نہ کروں، آپ کے ساتھ بخشش نہ کروں، آپ کے ساتھ احسان نہ کروں؟ ایک روایت میں ہے کہ کیا میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں، آپ کو نفع نہ پہونچاؤں؟ انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیوں نہیں (ضرور نوازیئے) آپ نے فرمایا دس باتیں آپ کو بتاتا ہوں جب آپ یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے، پچھلے، پرانے، نئے، جو غلطی سے کئے، جو تعمداً جان بوجھ کر کئے، چھوٹے، بڑے، چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دیگا۔ (اس کے بعد آپ نے صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب بتاکر ارشاد فرمایا) اگر آپ سے ہوسکے تو ہر روز یہ نماز ایک بار پڑھ لیں، اور اگر روزانہ پڑھنے کی قدرت نہ ہو تو ہر جمعہ کو

ایک بار پڑھیں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار پڑھیں۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِكَ مَرَّةً۔ اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو عمر میں ایک بار (ضرور) پڑھ لیں[1]۔

دس باتوں سے مراد دس گناہ ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں آپ کو ایک چیز ایسی بتاتا ہوں جو اگلے، پچھلے، نئے، پرانے دس قسم کے گناہوں کو مٹا دے گی، اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ دس بات سے مراد اس نماز کی دس، دس تسبیحات ہیں جو سوائے قیام کے ہر موقعہ پر پڑھی جاتی ہیں۔ (اَشِعَّۃُ اللمعات ص ۱؍۵۵۰)

صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی ترکیب یہ منقول ہے کہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر نیت باندھے پھر ثناء پڑھے اس کے بعد پندرہ۱۵ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہ، اور بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے اس کے بعد یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے پھر رکوع کرے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھ کر یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے۔ پھر سر اٹھا کر (یعنی کھڑے ہو کر) یہ تسبیح دس مرتبہ پڑھے، پھر سجدہ کرے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر دس بار تسبیح پڑھے پھر سر اٹھا کر (جب بیٹھ جائے تو) دس مرتبہ اسے پڑھے، پھر دوسرا سجدہ کرے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے۔ ایک رکعت میں یہ کل پچھتر۷۵ تسبیحیں ہوئیں۔ اس کے بعد ہر رکعت اسی طرح پڑھے کہ ہر رکعت کے شروع میں قرأت سے پہلے پندرہ۱۵ بار، اور باقی جگہوں پر دس دس بار

---

(۱) مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۷ بحوالہ ابن ماجہ، ابو داؤد، بیہقی شعب الایمان۔
و بیہقی ص ۲؍۳۰ ترمذی شریف ص ۱؍۱۰۹ ابواب الوتر۔

یہ تسبیح پڑھے تو چاروں رکعتوں میں کل تین سو ۳۰۰ تسبیحیں ہوئیں۔ (۱)
سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس نماز کا یہی طریقہ بتایا تھا۔ (۲) اور اسی پر حنفیہ کا عمل ہے۔

اذکار خدائے قدوس کا ذکر کرے اور اس کی تسبیح و تقدیس میں رطب اللسان رہے۔ افضل اذکار یہ ہیں۔

- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔
- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔
- سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ۔ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ۔ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۰، ۲۰۱)

- **ذکر اسم اعظم** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔
- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ۔

---

(۱) ترمذی شریف ص ۱۰۹ ج ۱ ابواب الوتر و شعب الایمان ص ۱۳۵۱
(۲) شعب الایمان بیہقی ص ۳۵۱، ۳۵۲ ج ۳

• وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ الٓـمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۹، ۲۰۰)

• لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ (مشکوٰۃ ص۲۰۰)

ان کلمات کو زیادہ سے زیادہ پڑھے ان کی بڑی برکت اور بڑی فضیلت ہے۔

درود شریف یہ بھی اذکار ہی کا ایک شعبہ ہے، اس کی بے پناہ فضیلت ہے جو کافی مشہور بھی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نماز میں جو درود پڑھا جاتا ہے اسی کا بار بار ورد کرے۔ یہ یاد نہ ہو تو درود غوثیہ پڑھے، جو یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

دُعاء درج بالا تمام اعمال و وظائف سے فارغ ہو کر پوری توجہ کے ساتھ خدا کی طرف لو لگا کر اور رو رو کر دعا کرے، اپنی تمام نیک اور جائز حاجتیں مانگے۔

دعا کے بہت جلد مقبول ہونے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے۔ اور اس کے بعد یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ۔

اس کے بعد وہ دعائیں پڑھے جو آگے لکھی ہیں، جب سب دعائیں پڑھ چکے تو کہے لِیُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نابینا صحابی کو اسی ترکیب سے آنکھوں کی روشنی کے لئے دعا کرنے کی تعلیم دی تھی جو دعا کرتے ہی

یوں شفایاب ہو گئے کہ جیسے پہلے کبھی وہ نابینا ہی نہ تھے۔ (۱)

بہتر یہ ہے کہ فَشَفِّعْهُ فِیَّ پڑھنے کے بعد درود شریف بھی پڑھے پھر دعا ختم کرے۔

قرآن وحدیث کی دُعائیں

ان دعاؤں میں وہ تمام باتیں جمع ہیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اور وہ اس کے لئے دنیا و آخرت میں نافع و مفید ہیں، یہ دعائیں یاد کرے، یا کتاب میں دیکھ کر پڑھے۔

- ★ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ آخر تک۔
- ★ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ آخر تک۔
- ★ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ۔ آخر تک۔
- ★ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔
- ★ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (بقرۃ، آیۃ ۲۰۱)
- ★ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

---

(۱) نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی، طبرانی، ابن خزیمہ، مشکوٰۃ، ص ۲۱۹ باب جامع الدعاء۔ اس حدیث کا تفصیلی واقعہ طبرانی کے حوالہ سے فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۵۲۹، ۵۳۰ پر درج ہے تفصیل کے لئے اسے مطالعہ کریں۔

رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ (آل عمران آیۃ ۸)

★ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۚ رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ؏

(ابراھیم آیۃ ۴۰ - ۴۱)

★ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ۔ (تین بار پڑھے)

★ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔

★ اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا ۔

★ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ ۔

★ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ ۔

★ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ ۔

★ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ۔

★ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۱۶، ۲۱۷ باب الاستعاذۃ)

★ جامع الدعاء

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۱۸)

★ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۱۹)

★ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔ (تین بار پڑھے) (مشکوٰۃ ص ۲۱۳)

خاص شب برأت میں سرکار سے یہ دعا منقول ہے۔

★ یَا عَظِیْمُ یُرْجٰی بِکُلِّ عَظِیْمٍ، یَا عَظِیْمُ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ۔ سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ۔ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ (درمنثور ص ۲۷ ج ۶ بحوالہ بیہقی)

★ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

عہ اعوذ برضاک سے آخر تک کا حصہ مشکوٰۃ ص ۴۳ میں بحوالہ مسلم شریف منقول ہے۔ ۱۲ منہ

اُردو دُعاء

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کُشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِ لِوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی حشر کی گرمی سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پہ چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غم زُدا[1] کا ساتھ ہو

یاالٰہی جو دعائے نیک ہم تجھ سے کریں
قدسیوں کے لب سے آمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

---

[1] غم زُدا ۔ غم کو دور کرنے والے ۔

یا خدا جسم میں جب تک کہ میری جان رہے
تجھ پہ صدقے، تیرے محبوب پہ قربان رہے

شامیانہ پرِ جبریل کا ہو تربت پر
کشتۂ عشقِ محمد کی یہ پہچان رہے

کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ امیر
نزع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ
کہ بر قولِ ایماں کنم خاتمہ

(۲) زیارتِ قبور قبروں کی زیارت بالاتفاق مسنون و مستحب ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارتِ قبور کے لئے عموماً بقیع تشریف لے جاتے، آپ نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ قبروں کی زیارت کرو کہ یہ آخرت اور موت کو یاد دلاتی ہے، دنیا سے بے رغبت کرتی ہے (اس کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا احساس اُجاگر کرتی ہے) مبارک راتوں میں زیارتِ قبور زیادہ بہتر اور افضل ہے، حدیث میں ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ (شبِ برأت میں) سرکار میرے پاس تشریف لائے اور ابھی ٹھیک سے کپڑے اتار بھی نہ سکے تھے کہ پھر پہن کر چلے گئے، میں بھی آپ کے پیچھے گئی۔

فَاَدْرَکْتُہٗ بالبقیع بقیعِ الغرقد یستغفر للمومنین و المومنات والشُّھداء۔ (۱)

میں نے آپ کو بقیع الغرقد میں پایا، آپ مسلمان مردوں، عورتوں اور شہیدوں کے لئے بخشش کی دعا فرما رہے تھے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

(۱) الدر المنثور ص ۲، ج ۶ بحوالہ بیہقی شریف۔

۔ بابرکت راتوں میں زیارتِ قبور افضل ہے، جیسے شب برات (شب قدر وغیرہ)۔(۱)
یعنی یہ راتیں زیارت کے افضل اوقات سے ہیں۔
تو ہر مسلمان کو چاہئے کہ قبروں کی زیارت کرے اور خاص طور پر شب معراج، شب برات
و شب قدر میں ضرور جائے اور مسلمان مُردوں کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

زیارت کا مستحب طریقہ

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:
۔ جب کوئی شخص قبر کی زیارت کو جانا چاہے تو
مستحب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان (یا مسجد) میں دو رکعت نماز نفل پڑھے۔
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی، ایک بار اور۔ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد تین بار
پڑھے اور اس نماز کا ثواب میت کو پہونچائے اس کے باعث اللہ تعالیٰ میت
کے پاس اس کی قبر میں نور بھیجے گا اور اس شخص کو عظیم ثواب عطا فرمائے گا۔ پھر
وہ قبرستان کو جائے، راستہ میں فضول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ جب قبرستان پہونچے
جوتے اتار دے اور قبر کے پاس قبلہ کو پیٹھ اور میت کے چہرے کی طرف منہ کرکے کھڑا
ہو، پھر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ، یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ، اَنْتُمْ لَنَا
سَلَفٌ وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ اور جب دعا کرنا چاہے تو رخ قبلہ کی طرف کرلے (۲)
یا یہ دعا پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَیَرْحَمُ اللہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللہُ
بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا حضرت عائشہ کو تعلیم

(۱) فتاویٰ عالمگیری ج۵ ص۳۵۰ کتاب الکراھیۃ، الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور۔
(۲) فتاویٰ عالمگیری ج۵ ص۳۵۰ " " "

فرمائی تھی۔ (۱)

مُردوں کو ثواب پہونچانے کا طریقہ آگے آرہا ہے۔

(۳) اموات کے لیے خیرات وفاتحہ

خیرات وفاتحہ مسلمان مُردوں کی امداد اور ان کو نفع پہونچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرائض کے بعد ایک مسلمان کو نفع پہونچانے سے زیادہ کوئی چیز محبوب وپسندیدہ نہیں۔ ارشاد نبوت ہے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہونچانے کی استطاعت رکھے وہ اسے نفع پہونچائے (مسلم شریف)، نیز ارشادِ نبوت ہے۔ مسلمان کے دل کو خوش کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے اسے اکثر اپنے مُردوں کے لئے نفع رسانی کے نیک کام کرتے رہنا چاہئے اور خاص کر شبِ برأت اور دوسری مبارک راتوں میں اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ ان راتوں میں مُردے اپنے گھروں کو آتے ہیں اور اپنے لئے صدقہ وخیرات کرتے ہوئے دیکھ کر مسرور ہوتے ہیں۔

● حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب عید، یا جمعہ، یا روزِ عاشورہ یا شبِ برأت ہوتی ہے مُردوں کی روحیں اپنے گھروں کے دروازے پر آکر کھڑی ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہے کوئی جو ہمیں یاد کرے، ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے، ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔ (۲)

● دوسری روایت میں ہے کہ ہر جمعہ کی رات اور عید وعاشورہ کے دن اور

(۱) مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۵۴، باب زیارۃ القبور، فصل ثانی۔ بحوالہ مسلم شریف۔
(۲) اِتیان الارواح لدیارِھم بعد الرواح بحوالہ خزانۃ الروایات۔

شب برأت میں مومنوں کی روحیں اپنے گھر آتی ہیں اور دروازے پر کھڑی ہوکر بلند وغمناک آواز میں پکارتی ہیں کہ اے گھر والو! اے میرے بچو! اور میرے قرابت دارو! آج کچھ صدقہ کرکے ہم پر مہربانی کرو۔ (۱) اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ اگر گھر والے میت کے لئے کچھ صدقہ نہیں کرتے تو مُردے حسرت کے ساتھ واپس چلے جاتے ہیں۔ (۲)

تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ شب برأت اور دوسری مبارک راتوں میں اپنے مُردوں کے لئے عمدہ سے عمدہ کھانے پر فاتحہ وایصال ثواب کرے، فقراء ومساکین کو کھلائے، صدقہ وخیرات کرے، قرآن شریف پڑھ کر مُردوں کو اس کا ثواب بخشے، ان کے لئے بخشش اور بلندیٔ درجات کی دعا کرے۔

فاتحہ وایصال ثواب کا طریقہ

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ تین بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ایک بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک بار، سورۂ فاتحہ ایک بار۔ الٓمّٓ۔ مُفْلِحُوْنَ تک اور درود شریف پڑھ کر کہے۔

اے پروردگار میں نے جو کچھ پڑھا ان تمام تلاوتوں، درودوں، اذکارِ خیر اور جملہ ماحضر کا ثواب جیسا کہ تیری شان عظیم کے لائق ہو اپنی بارگاہ میں قبول فرما، اور اپنے فضل خاص سے یہ ثواب اپنے محبوب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہونچا، ان کے صدقے وطفیل میں تمام رسلِ عظام وانبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس کا

(۱) فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۳۱ رسالہ اتیان الارواح بحوالہ کشف الغطاء، غرائب، خزانہ۔
(۲) فتاویٰ رضویہ ص ۲۳۲ ج ۴ رسالہ اتیان الارواح بحوالہ دستور القضاۃ و فتاویٰ امام نسفی۔

ثواب پہونچا، نیز خلفاءِ راشدین، صحابۂ کرام، ازواجِ طاہرات، بناتِ مکرمات وشہداءِ سرایا وغزوات علیہم الرحمۃ والرضوان کو یہ ثواب پہونچا، ان سب کے صدقہ وطفیل میں تمام تابعین، تبعِ تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین، فقہاء، مشائخ سلاسل رحمہم اللہ تعالیٰ کو یہ ثواب پہونچا۔ ان سب کے صدقہ وطفیل میں دنیا بھر کے تمام مسلمین ومسلمات جو ہوئے، اور ہیں، اور ہوں گے خاص کر ہمارے اعزا واقربا، کو یہ ثواب پہونچا، ان کو، ہم کو، سب کو بخش دے، سب کو معاف فرما، ہم سب کو اپنے فضلِ خاص سے نواز دے، ان کی قبروں کو اپنے انوارِ رحمت سے منور فرما، ان کے درجات بلند فرما، اور اولیاء، انبیاء، رسل، خاص کر حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے ہم کو اور سب کو بہرہ ور فرما ـــــ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ـ

مبارک راتوں کا ایک نہایت ضروری عمل

مبارک راتوں کے اعمال میں سب سے اہم واعظم اور انتہائی ضروری ولازمی عمل یہ ہے کہ چھوٹی ہوئی فرض وواجب نمازوں کو ادا کرے ـ

زندگی کی چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کا طریقہ

میں اس مقام پر مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہٗ کا ایک فتویٰ پیش کرتا ہوں جس سے نہ صرف یہ کہ ـ قضائے عمری ـ کا طریقہ معلوم ہوگا ـ بلکہ

قضا کی آسانیاں اور ہر روز کی قضا رکعتوں کی تعداد کا بھی علم ہوگا، اب آپ وہ فتویٰ غور سے پڑھیے۔

قضا ہر روز کی نماز کی فقط بیس رکعتوں کی ہوتی ہے۔ دو فرض فجر کے۔ چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشا، تین وتر کے۔

قضا میں یوں نیت کرنی ضروری ہے کہ، نیت کی میں نے پہلی فجر کی جو مجھ سے قضا ہوئی یا پہلی ظہر کی جو مجھ سے قضا ہوئی۔ اسی طرح ہمیشہ ہر نماز میں کیا کرے۔ اور جس پر قضا نمازیں بہت کثرت سے ہوں وہ آسانی کیلئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے (۱) ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی کی جگہ صرف ایک بار کہے، ایک تخفیف (آسانی یہ ہوئی (۲) دوسری تخفیف (آسانی) یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ تین بار کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔ یہ تخفیف فقط فرضوں کی تیسری چوتھی رکعت میں ہے۔ وتروں کی تینوں رکعتوں میں اَلحمد اور سورت دونوں ضرور پڑھی جائیں۔

(۳) تیسری تخفیف (آسانی) پچھلی اَلتَّحِيَّاتُ کے بعد دونوں درودوں، اور دعا کی جگہ صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کہہ کر سلام پھیر دیں۔

(۴) چوتھی تخفیف وتروں کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر فقط ایک یا تین بار رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ملخصاً ص ۶۲۱، ۶۲۲)

خدائے پاک ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

بجاہ حبیبہ النبیّ الرؤف الرّحیم، علیہ وعلٰی اٰلہ افضل الصّلوٰۃ والتسلیم۔